سورة طٰهٰ

آیات ۴۱ - ۶۰

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِیْ ۚ﴿٤١﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِیْ وَلَا تَنِيَا فِیْ ذِكْرِیْ ۚ﴿٤٢﴾ اِذْهَبَاۤ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی ۖ﴿٤٣﴾
فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰی ﴿٤٤﴾ قَالَا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَاۤ اَوْ اَنْ يَّطْغٰی ﴿٤٥﴾ قَالَ لَا
تَخَافَاۤ اِنَّنِیْ مَعَكُمَاۤ اَسْمَعُ وَاَرٰی ﴿٤٦﴾ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ وَلَا
تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ﴿٤٧﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَيْنَاۤ اَنَّ
الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ﴿٤٨﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰی ﴿٤٩﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْۤ اَعْطٰی كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ
هَدٰی ﴿٥٠﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی ﴿٥١﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا يَنْسَی ۫﴿٥٢﴾
الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا
مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰی ﴿٥٣﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰی ﴿٥٤﴾
مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی ﴿٥٥﴾ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰی ﴿٥٦﴾
قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰی ﴿٥٧﴾ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ
مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًی ﴿٥٨﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًی ﴿٥٩﴾
فَتَوَلّٰی فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰی ﴿٦٠﴾

سُوْرَۃُ طٰهٰ

آیات 135

مکیة

طه ﴿١﴾ مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ ﴿٢﴾

اللہ تعالیٰ کی عظمت، توحید، رسولوں کی جدوجہد اور اللہ پر توکل - اہل ایمان ! موسیٰ علیہ السلام کی دعوتی زندگی سے سبق لے کر، قرآن کی معیت میں، ابلیس کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے وقت کے فرعون کا صبر اور استقامت سے مقابلہ کرو

نبی اکرم ﷺ کو خطاب و تسلی

آیات 1-8

نبی ﷺ کی دل جوئی، حوصلہ افزائی- آپ کی دعوت کا منہج
قرآن کی عظمت واہمیت
دعوت کا اثر— خشیت رکھنے والے دلوں پر

قصہ موسیٰ علیہ السلام

آیات 9-98

آیات 9 تا 16

وادی مقدس طویٰ میں موسیٰ علیہ السلام نبوت ورسالت سے سرفراز ہونا

آیات 17 تا 47

موسیٰ ؑ کو معجزات کا عطا کیا جانا-ہارونؑ کو مددگار بنانے کی دعا اور قبولیت

آیات 48 تا 54

فرعون کے پاس انذار ودعوت کے لیے جانے کا حکم - موسیٰ اور فرعون کے درمیان اس کے دربار میں مکالمہ

آیات 55 تا 76

موسیٰ اور فرعون کے جادوگروں کے درمیان مقابلہ

آیات 77 تا 82

فرعون اور اس کے لشکر کی غرقابی

آیات 83 تا 98

بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ نے جو احسانات فتنہ سامری-اس کے اسباب وعواقب

نبی ﷺ کی طرف خطاب اور التفات

آیات 99 -135

آیات 99 تا 114

یومِ قیامت کی سزا اور اس کے مناظر
آپ ﷺ کو عدم عجلت کی تلقین

آیات 115 تا 128

قصہ آدم وابلیس وسجودِ ملائکہ
قانونِ جزاوسزا

آیات 129 تا 135

ماضی کی اقوام کے انجام سے نصیحت
آپ ﷺ کو صبر کی تلقین- ہدایات

وَاصۡطَنَعۡتُكَ لِنَفۡسِىۡ ۚ﴿۴۱﴾ اِذۡهَبۡ اَنۡتَ وَاَخُوۡكَ بِاٰيٰتِىۡ وَلَا تَنِيَا فِىۡ ذِكۡرِىۡ ۚ﴿۴۲﴾ اِذۡهَبَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۖ﴿۴۳﴾ فَقُوۡلَا لَهٗ قَوۡلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوۡ يَخۡشٰى ﴿۴۴﴾

وَاصۡطَنَعۡتُكَ - اور میں نے اہتمام سے پروان چڑھایا تمہیں (ص ن ع) اِصْطَنَعَ يَصْطَنِعُ ، اِصْطِنَاعٌ : بنانا (VIII)

کسی خاص مقصد کے لیے تربیت اور ٹریننگ دینا

اِصْطَنَعَ : (باب افتعال) اصل میں اِصْتَنَعَ تھا، مگر عربی کے اصول کے مطابق جب "ص" کے بعد "ت" آئے تو "ت" کو "ط" میں بدل دیتے ہیں (ابدال کا قاعدہ)

لِنَفۡسِىۡ - خاص اپنے لیے

اِذۡهَبۡ اَنۡتَ وَاَخُوۡكَ بِاٰيٰتِىۡ - جا تو اور تیرا بھائی میری نشانیوں کے ساتھ

ذَهَبَ يَذْهَبُ ، ذِهَابًا : جانا

وَلَا تَنِيَا فِىۡ ذِكۡرِىۡ - اور نہ تم دونوں سستی کرنا میری یاد میں (و ن ي)

وَنٰى يَنِىْ ، وَنْيًا : سست ہونا

اِذۡهَبَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ - تم دونوں جاؤ فرعون کی طرف

اِنَّهٗ طَغٰى - بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے

طَغٰى يَطْغٰى، طُغْيَانًا : سرکش ہونا

فَقُوۡلَا لَهٗ - پھر تم دونوں کہنا اس سے

قَوۡلًا لَّيِّنًا - نرم بات (ل ي ن)

لَانَ يَلِينُ ، لِينٌ : نرم ہونا، نرم برتاؤ کرنا

اردو میں: حروف لین

لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ - شاید کہ وہ نصیحت حاصل کرے

تَذَكَّرَ يَتَذَكَّرُ ، تَذَكُّرٌ : نصیحت پکڑنا (V)

قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنۡ يَّفۡرُطَ عَلَيۡنَاۤ اَوۡ اَنۡ يَّطۡغٰى ﴿۴۵﴾ قَالَ لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِىۡ مَعَكُمَاۤ اَسۡمَعُ وَاَرٰى ﴿۴۶﴾

اَوۡ يَخۡشٰى - یا وہ ڈرے

خَشِيَ يَخْشٰى، خَشْيَةٌ : ڈرنا

قَالَا رَبَّنَآ - ان دونوں نے کہا اے ہمارے رب

اِنَّنَا نَخَافُ اَنۡ - بیشک ہم ڈرتے ہیں کہ

خَافَ يَخَافُ ، خَوْفًا : ڈرنا

يَّفۡرُطَ عَلَيۡنَاۤ - وہ زیادتی کرے ہم پر

فَرَطَ يَفْرُطُ ، فَرْطًا : کسی کے خلاف زیادتی، جلد بازی، بے انصافی کے اقدام کرنا

اَوۡ اَنۡ يَّطۡغٰى - یا یہ کہ وہ سرکشی کرے

طَغٰى يَطْغٰى ، طُغْيَانًا : سرکشی کرنا

قَالَ لَا تَخَافَاۤ - (اللہ نے) فرمایا: تم دونوں مت ڈرو

اِنَّنِىۡ مَعَكُمَاۤ - بیشک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں

اَسۡمَعُ وَاَرٰى - میں سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں۔

سَمِعَ يَسْمَعُ ، سَمْعًا : سننا

رَاٰى يَرٰى، رُؤْيَةٌ : دیکھنا

دونوں الفاظ میں پہلا "اَ" "ہمزۃ المتکلم" یا "همزة المضارعة" کا ہے جو واحد متکلم (مَیں) کے معنی دیتا ہے

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ﴿٤١﴾ اذْهَبْ أَنتَ وَأَخُوكَ بِآيَاتِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي ﴿٤٢﴾ اذْهَبَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ﴿٤٣﴾ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ
يَخْشَىٰ ﴿٤٤﴾ قَالَا رَبَّنَا إِنَّنَا نَخَافُ أَن يَفْرُطَ عَلَيْنَا أَوْ أَن يَطْغَىٰ ﴿٤٥﴾ قَالَ لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَىٰ ﴿٤٦﴾

میں نے تجھ کو اپنے کام کا بنا لیا ہے
جا، تو اور تیرا بھائی میری نشانیوں کے ساتھ اور دیکھو، تم میری یاد میں تقصیر نہ کرنا
جاؤ تم دونوں فرعون کے پاس کہ وہ سرکش ہو گیا ہے
اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا، شاید کہ وہ نصیحت قبول کرے یا ڈر جائے"
دونوں نے عرض کیا "پروردگار، ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ ہم پر زیادتی کرے گا یا حد سے بڑھ جائے" فرمایا "ڈرو مت، میں تمہارے ساتھ ہوں، سب کچھ سُن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں

I have chosen you for My service.
So go forth, both you and your brother, with My Signs, and do not slacken in remembering Me.
Go both of you to Pharaoh, for he has transgressed all bounds, and speak to him gently, perhaps he may take heed or fear (Allah)."
The two said: "a Lord! We fear he may commit excesses against us, or transgress all bounds." He said: "Have no fear. I am with you, hearing and seeing all.

محمد اقبال

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ﴿٤١﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿٤٢﴾ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٤٣﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿٤٤﴾

موسیٰ وہارون علیہما السلام کو فرائضِ رسالت و نبوت کی ادائیگی کا حکم

- موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک طویل حکیمانہ اور مرحلہ وار تربیت سے گذار کر رسالت کے فرض کے لیے تیار کیا:
  - ابتدائی عمر- کی آزمائشوں میں، بطور نومولود ماں سے جدائی، پیدائش کے بعد ماں کا ان کو دریا میں ڈال دینا
  - فرعون کے محل میں پرورش - دشمن کے گھر میں سیاسی حکمت، امورِ سلطنت اور اعلیٰ ماحول کا تجربہ حاصل کرنا، باطل کے جابرانہ نظام کا قریب سے مشاہدہ کرنا اور سمجھنا
  - قتل کا واقعہ اور مدین کی طرف جلاوطنی- انجانے میں قبطی کا قتل اور مصر سے مدین کی طرف فرار —یہ واقعہ اور یہ دوران کی نفس کی آزمائش، صبر، معاشی جدوجہد، عاجزی اور تدبر کی تربیت کا باعث بنا
  - ازدواجی زندگی- نے جذبات میں توازن اور زندگی کی تنظیم سکھائی
- نبوت ورسالت ملنے کے بعد اب اس منصب کی ذمہ داریاں ادا کرنے کا وقت آگیا
- لہٰذا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اب تم دونوں اس کارِ خاص کو انجام دینے کے لیے نکل کھڑے ہو، لیکن یہ یاد رکھو کہ میرے ذکر میں سستی نہ کرنا (ذکر سے مراد اللہ تعالیٰ کی یاد بھی ہے اور اس کی عبادت و اطاعت بھی)
- کارِ خاص کی وضاحت —کہ فرعون کے پاس جاؤ، وہ بڑا سرکش ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اس کی ربوبیت کے مقابلے میں وہ حاکمِ مطلق اور رب بنا بیٹھا ہے۔ تم جا کر اسے اس کی اصل حیثیت واضح کرنے اور سمجھانے کی کوشش کرو

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿۴۶﴾

طریق دعوت سے متعلق ہدایت - دعوت کی حکمت

- حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون (علیہما السلام) کو ہدایت کی جارہی ہے کہ فرعون کے پاس جا کر نہایت نرمی سے اس کے سامنے دعوت پیش کرو۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ آپ (علیہ السلام) دونوں کمزور ہیں۔ اور فرعون آپ کو کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اللہ نے آپ کو وہاں بھیجنے سے پہلے ہی عصا کا معجزہ عطا فرمایا جو ہیبت و قوت کا مظہر تھا)

- نرمی کا حکم اس لیے دیا گیا کہ یہ حق کی فطرت ہے۔ وہ نرمی اور اخلاق سے دلوں میں اترتا ہے، زبردستی مسلط نہیں کیا جاتا۔ داعی حق معلم اور مربی ہوتا ہے۔ معلم کا صبر و برداشت اور مربی کی ہمدردی و غمگساری یکساں طور پر اس کی خصوصیات ہیں

- دوسری بات فرمائی کہ اگر تم نے اسے نہایت ہمدردی اور غمگساری سے دعوت دی تو امکان ہے کہ وہ نصیحت کو قبول کرلے کیونکہ نرمی، ہمدردی اور غمگساری سے دعوت دینا دلوں کو متاثر کرتا ہے۔ نرم گفتار الفاظ دل کا مرہم بن جاتے ہیں، اور اگر فرعون کے سامنے اللہ کی عظمت، حلم اور سابقہ اقوام کی گرفت کا ذکر کیا جائے تو ممکن ہے کہ وہ نصیحت قبول کرلے۔

- آپ نے اس اندیشے کا اظہار کیا کہ چونکہ فرعون ایک ظالم اور جابر مطلق العنان حکمران ہے، ہوسکتا ہے وہ ہماری دعوت پر بھڑک اٹھے اور ہم پر چڑھ دوڑے یا اس کی سرکشی میں اضافہ ہو جائے (مقصد حکم کی تعمیل میں پس و پیش نہ تھا بلکہ فرعون کے ظلم اور اپنی بے بسی کی طرف توجہ دلانا تھا تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی وعدہ مل جائے جس کی بنیاد پر ان کے حوصلے توانا ہوں اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد بڑھے (اس کے مقابل اس مقام پر جو کچھ بائبل میں ہے وہ ایک رسول کے مقام سے کہیں فروتر ہے)

- اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جاؤ ڈرو نہیں، میں تمہارے ساتھ ہوں اور سب کچھ سنتا دیکھتا ہوں، ایک عظیم تسلی اور عظیم تحفظ

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَ السَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَيْنَاۤ

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَاۤ - تو تم دونوں جاؤ اسکے پاس، پس کہو

اَتٰى يَاْتِیْ ، اِتْيَانٌ : آنا

لیکن کبھی کبھی یہ فعل سِیاق (context) کے لحاظ سے "لے جانا، کسی کے پاس جانا" کے مفہوم میں بھی آتا ہے

اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ - ہم دونوں رسول ہیں تیرے رب کے

فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ - پس بھیج دے ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو

اَرْسَلَ يُرْسِلُ ، اِرْسَالًا : بھیجنا

وَلَا تُعَذِّبْهُمْ - اور نہ عذاب دے انہیں

عَذَّبَ يُعَذِّبُ ، تَعْذِيْبًا : عذاب دینا (II)

قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ - یقیناً ہم لائے ہیں تیرے پاس ایک نشانی

جَآءَ يَجِیْٓءُ ، مَجِیْٓءٌ : آنا

مِّنْ رَّبِّكَ - تیرے رب کی طرف سے

وَ السَّلٰمُ عَلٰى - اور سلامتی ہو اس پر

مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى - جو پیروی کرے ہدایت کی۔

اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَيْنَاۤ - بیشک ہم یقیناً وحی کی گئی ہے ہماری طرف

اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٤٨﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿٤٩﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿٥٠﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿٥١﴾

اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ - کہ بیشک عذاب اس پر ہے جس نے

كَذَّبَ وَتَوَلّٰى - جھٹلایا اور منہ پھیرا

تَوَلّٰى يَتَوَلّٰى، تَوَلِّيٌ : منہ موڑنا، منہ پھیرنا (II)

قَالَ فَمَنْ - (فرعون نے) کہا تو کون ہے

رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى - تم دونوں کا رب اے موسیٰ۔

قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ - (موسیٰ نے) کہا ہمارا رب (وہ ہے) جس نے

اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ - ہر چیز کو اس کی پیدائش (شکل و صورت)

اَعْطٰى يُعْطِيْ ، اِعْطَآءٌ : دینا (IV)

ثُمَّ هَدٰى - پھر راستہ دکھایا۔

قَالَ فَمَا بَالُ -(فرعون نے) کہا تو کیا حال ہے

بَالُ : جس حال کی پرواہ کی جائے وہ بَالُ کہلاتا ہے

الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۔پہلی امتوں کا؟

قُرُوْن : قَرْن کی جمع (قومیں نسلیں، زمانے)

اَلْاُوْلٰى : اَلْاَوَّلُ کی مؤنث ۔ پہلی

فَأْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿٤٧﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ
اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٤٨﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿٤٩﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿٥٠﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿٥١﴾

جاؤاس کے پاس اور کہو کہ ہم تیرے رب کے فرستادے ہیں، بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے کے لیے چھوڑ دے اور ان کو تکلیف نہ دے ہم تیرے پاس تیرے رب کی نشانی لے کر آئے ہیں اور سلامتی ہے اُس کے لیے جو راہِ راست کی پیروی کرے، ہم کو وحی سے بتایا گیا ہے کہ عذاب ہے اُس کے لیے جو جھُٹلائے اور منہ موڑے"

فرعون نے کہا "اچھا، تو پھر تم دونوں کا رب کون ہے اے موسیٰؑ؟" موسیٰؑ نے جواب دیا "ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اُس کی ساخت بخشی، پھر اس کو راستہ بتایا"، فرعون بولا "اور پہلے جو نسلیں گزر چکی ہیں ان کی پھر کیا حالت تھی؟"

So, go to him, and say: 'Behold, both of us are the Messengers of your Lord.
Let the Children of Israel go with us, and do not chastise them. We have come to you with a sign from your Lord; and peace shall be for him who follows the true guidance. It has been revealed to us that chastisement awaits those who called the lie to the truth and turned away from it.' "
Pharaoh said:" Moses! Who is the Lord of the two of you?"
He said: "Our Lord is He Who gave everything its form and then guided it."
Pharaoh asked: "Then, what is the state of the former generations?"

فَأْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَ السَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾

حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون (علیہما السلام) کی فرعون کو دعوت

- اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو فرعون کے پاس جا کر اللہ کا پیغام پہنچانے کا حکم دیا، اگرچہ رسول کی حیثیت صرف حضرت موسیٰؑ کو حاصل تھی، لیکن دونوں کے لیے "رسول" کا لفظ یا تو عمومی معنوں میں یا غالب استعمال کے طور پر آیا ہے
- سب سے پہلے فرعون کی اصلاح مقصود تھی اور اگر وہ نہ مانے تو بنی اسرائیل کی آزادی کا مطالبہ کیا جانا تھا وہ اللہ کی بندگی میں آزاد ہو سکیں
- طغیان (سرکشی) کا تعلق ساری زندگی کے بگاڑ سے ہے جس میں زندگی کے تمام شعبے شامل ہیں۔ اس لحاظ سے یہ وسیع المعنیٰ لفظ ہے اور اس کے بعد کی بات Understood معلوم ہوتی ہے کہ اگر وہ تمہاری بات کو قبول نہیں کرتا اور اپنی قوم اور بنی اسرائیل تک تمہاری دعوت کو بھی پہنچنے نہیں دیتا تو پھر اسے یہ کہو کہ بنی اسرائیل کو مصر سے جانے دے اور آزاد کر دے اور مزید فرمایا کہ ہم تیرے پاس اپنے رب کی جانب سے ایک بڑی نشانی لے کر بھی آئے ہیں۔ اس سے مراد شاید عصائے موسیٰ ہے۔ (جس کی حیثیت اللہ کی جانب سے مامور ہونے کی ہے)
- دعوت عام انداز میں دی گئی کہ ہدایت کی پیروی کرنے والے ہی سلامتی پائیں گے۔ کلام کا رخ غائب کی طرف موڑ کر فرعون کو یہ باور کرایا گیا کہ بات خاص نہیں بلکہ عمومی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے پیغمبر چونکہ دنیا کو توحید سکھانے اور راہ ہدایت پر چلانے کے لیے آتے ہیں اس لیے وہ اپنی اس دعوت پر تو کسی طرح کی مفاہمت کے لیے تیار نہیں ہوتے اور اپنی دعوت کے بنیادی نکات میں تو وہ کسی طرح اخفا سے کام نہیں لیتے۔ البتہ ! اپنے لب و لہجہ کو اس وقت تک دھیما رکھتے ہیں جب تک مخالفین پر اتمام حجت نہیں ہو جاتا۔ اس لیے یہاں فرعون پر اپنی طرف سے عذاب کی کوئی دھونس جمانے کی کوشش نہیں کی بلکہ اس کو صرف اللہ تعالیٰ کی اس وحی کی خبر دی ہے جو ان پر آئی تھی کہ تکذیب اور روگردانی کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ جاتا ہے

اِنَّا قَدۡ اُوۡحِیَ اِلَیۡنَاۤ اَنَّ الۡعَذَابَ عَلٰی مَنۡ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ﴿۴۸﴾ قَالَ فَمَنۡ رَّبُّکُمَا یٰمُوۡسٰی ﴿۴۹﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِیۡۤ اَعۡطٰی کُلَّ شَیۡءٍ خَلۡقَہٗ ثُمَّ ہَدٰی ﴿۵۰﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الۡقُرُوۡنِ الۡاُوۡلٰی ﴿۵۱﴾

موسیٰ اور حضرت ہارون (علیہما السلام) کے ساتھ فرعون کا مکالمہ

- حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون نے جو دعوت فرعون کو پہنچائی اس میں تین نمایاں باتیں ہیں:

1. پہلی یہ بات کہ اے فرعون ! تم اس کائنات اور اس مصر کے رب نہیں ہو بلکہ اس کا رب وہ ہے جس نے اس کائنات کو تخلیق کیا ہے۔
2. دوسری بات یہ ہے کہ ہم تیرے رب کی طرف سے رسول بن کے آئے ہیں۔ اور ہمارے پاس دو معجزات بھی ہیں جو ہماری ماموریت کی سند کی حیثیت رکھتے ہیں
3. تیسری بات یہ کہی گئی ہے کہ زندگی کی کامیابی اور آخرت کا دار ومدار ہماری رہنمائی اور ہدایت کے قبول کرنے پر ہے جس نے ہماری رسالت اور ہدایت سے انکار کیا اس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہو سکتا ہے

- یہ تینوں باتیں فرعون کے لیے چونکا دینے والی تھیں۔ اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی یہ حیثیت کہ وہ زندہ رب ہے اور کائنات اس کے احکام کی پابند ہے بالکل ایک نئی بات تھی - اس پر فرعون نے پوچھا، اے موسیٰ تم دونوں کا رب کون ہے ؟
- حضرت موسیٰ نے جواب دیا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر شے کو اس کی خلقت عطا فرمائی، پھر اس کے خلقت کے اعتبار سے اس کی رہنمائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق کو اس کی خلقت کے مطابق نہ صرف ایک مخصوص ساخت و صلاحیت عطا کی بلکہ اسے اس کے مقصدِ وجود کی تکمیل کے لیے فطری (جبلی) رہنمائی بھی عطا فرمائی۔ ہر شے اپنی جبلت کے مطابق اپنی غذا، تحفظ، اور نسل کے بقا کے لیے الہامی طور پر ہدایت یافتہ ہے۔

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ﴿٥٢﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ سَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا

قَالَ عِلْمُهَا - (موسیٰ نے) کہا ان کا علم

عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ - میرے رب کے پاس ہے ایک کتاب

ضَلَّ يَضِلُّ ، ضَلٰلَةً : بھٹکنا، غلطی کرنا

نَسِيَ يَنْسٰى، نِسْيَانٌ : بھولنا

لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى - میرا رب نہ بھٹکتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ - جس نے بنایا تمہارے لیے زمین کو

سَلَكَ يَسْلُكُ ، سَلْكًا : راستہ بنانا، چلانا

مَهْدًا: بچھونا

مَهْدًا وَّ سَلَكَ لَكُمْ - بچھونا اور جاری کیے تمہارے لیے

سُبُل : سَبِيْلٌ کی جمع (راستے)

فِيْهَا سُبُلًا - اس میں راستے

وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً - اور اتارا آسمان سے پانی

اَزْوَاجًا : جوڑے(زَوْجٌ کی جمع)

فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا - پھر ہم نے نکالے اس سے کچھ جوڑے

ش ت ت (شَتَّ)
پھٹ جانا، بکھر جانا، جدا ہونا، منتشر ہونا

شَتّٰى : طرح طرح، مختلف، متفرق

نَبَات : نباتات

مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى - مختلف نباتات سے

فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝٥٣ كُلُوۡا وَارۡعَوۡا اَنۡعَامَكُمۡ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ۝٥٤

كُلُوۡا وَارۡعَوۡا - تم لوگ کھاؤ اور چراؤ

اَكَلَ يَاْكُلُ ، اَكْلٌ : کھانا

رَعٰى يَرْعٰى، رَعْيًا : چرانا

اَنۡعَامَكُمۡ - اپنے چوپاؤں کو

اَنْعَامَ : مویشی، چوپائے

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ - بیشک اس میں یقیناً نشانیاں ہیں

لِّاُولِى النُّهٰى - عقل والوں کے لیے

اُولِیْ : والے، مالک

ذُوْ کا جمع

نُهَىٰ عقل کا وہ پہلو ہے جو برائی سے روکتا ہے

اَلنُّهٰی : عقل، شعور، تمیز، ضبط نفس کے معنی میں
بری باتوں اور برے کاموں سے روکنے والی عقلیں

أُولِي النُّهَىٰ : عقل رکھنے والے سمجھ دار لوگ، وہ لوگ جن کے پاس برائی سے روکنے والی عقل ہے حکمت و تمیز کے حامل لوگ

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ﴿٥٢﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ
السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿٥٣﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ﴿٥٤﴾

موسیٰؑ نے کہا "اُس کا علم میرے رب کے پاس ایک نوشتے میں محفوظ ہے میرا رب نہ چوکتا ہے نہ بھُولتا ہے" وہی جس نے تمہارے لیے زمین کا فرش بچھایا، اور اُس میں تمہارے چلنے کو راستے بنائے، اور اوپر سے پانی برسایا، پھر اُس کے ذریعہ سے مختلف اقسام کی پیداوار نکالی، کھاؤ اور اپنے جانوروں کو بھی چراؤ یقیناً اِس میں بہت سی نشانیاں ہیں عقل رکھنے والوں کے لیے

Moses said: "Its knowledge is with my Lord, recorded in the Book. My Lord does not err, nor does He forget."
He it is Who spread the earth for you; and made in it paths for you, and sent down water from the sky, and then through it We brought forth many species of diverse plants.
So eat yourself and pasture your cattle. Surely there are many Signs in this for people of understanding.

محمد اقبال

قَالَ فَمَا بَالُ الۡقُرُوۡنِ الۡاُوۡلٰى ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلۡمُهَا عِنۡدَ رَبِّىۡ فِىۡ كِتٰبٍ‌ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّىۡ وَلَا يَنۡسَى ﴿۵۲﴾ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّسَلَكَ لَـكُمۡ فِيۡهَا سُبُلًا وَّاَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ

فرعون کا ایک شاطرانہ سوال

- حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے ایک جملے میں جس طرح ایک پورا مضمون سمیٹ دیا تھا اور نہایت حکیمانہ باتیں فرمائی تھیں ان کو رد کرنے کے لیے فرعون نے طنز و تحقیر سے اور Political scoring کے لیے سوال کیا کہ اچھا جو لوگ پہلے گذر چکے ہیں جنھوں نے تمہارے رب کو نہیں مانا ان کا کیا بنے گا؟
- یہ سوال اس نے عام اہل مصر کے دِلوں میں حضرت موسیٰ کی دعوت کے خلاف ایک تعصب بھڑکانے کے لیے کیا کہ اس سے تو ان کے آباؤاجداد پر گمراہی لازم آتی ہے اور پھر وہ اہل مصر سے کہہ سکے کہ دیکھو یہ یہ نام نہاد پیغمبر تمہارے آباؤاجداد کو گمراہ کہتے ہیں۔ (برسرِ اقتدار سیاستدان اسی قسم کے غیر متعلق سوال چھیڑ کر سنجیدہ باتوں کو بے اثر بنانے اور اندھے بہرے متعقدین میں اپنا بھرم قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں)
- موسیٰ علیہ السلام نے اس سوال کا حکیمانہ سنجیدہ جواب دیا کہ ان قوموں کا سارا ریکارڈ میرے رب کے پاس ایک عظیم دفتر میں محفوظ ہے۔ میرے رب کا علم خطا اور نسیان سے بالکل پاک ہے نہ وہ کوئی غلطی کرتا ہے نہ کسی چیز کو بھولتا ہے۔ نہ یہ ممکن ہے کہ کوئی چیز اس کے علم میں آنے سے رہ جائے یا آئے تو غلط شکل میں آئے اور نہ یہ ممکن ہے کہ وہ علم میں آئی ہوئی کسی چیز کو بھول جائے ۔ میرے پاس ان کی نیتوں اور اعمال کو جاننے کا کوئی ذریعہ نہیں (وہ میرا رب ہے جو سب جانتا ہے)
- اللہ تعالیٰ کے رب ہونے دلیل اس کی ربوبیت کے پہلو سے ۔ جس ذات نے تمہارے لیے زمین کو گہوارہ بنایا۔ اس کے اندر فلک بوس پہاڑ بنائے تو ان کے اندر تمہارے گزرنے کے لیے درے اور راستے بھی بنا دیئے۔ آسمان سے پانی برسایا اور اس سے قسم قسم کی نباتات اور طرح طرح کے درخت اگا دیئے جن میں سے ہر چیز زبان حال سے دعوت دے رہی ہے کہ خود بھی کھاؤ بر تو اور اپنے چوپایوں کو بھی چراؤ

مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى ﴿۵۵﴾ وَلَقَدۡ اَرَيۡنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۵۶﴾ قَالَ اَجِئۡتَنَا لِتُخۡرِجَنَا مِنۡ اَرۡضِنَا بِسِحۡرِكَ يٰمُوۡسٰى ﴿۵۷﴾ فَلَنَاۡتِيَنَّكَ بِسِحۡرٍ

مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ - اس (زمین) سے ہم نے پیدا کیا تمہیں

وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ - اور اسی میں ہم لوٹائیں گے تمہیں | (ع و د) اَعَادَ يُعِيۡدُ ، اِعَادَةٌ: دوبارہ کرنا واپس لوٹانا (IV)

وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ - اور اسی سے ہم نکالیں گے تمہیں | اَخۡرَجَ يُخۡرِجُ ، اِخۡرَاجًا : نکالنا (IV)

تَارَةً اُخۡرٰى - دوسری بار | تَارَةً : (ایک) مرتبہ، بار، وقتاً، دفعہ | اُخۡرٰى : مؤنث ہے اٰخَرُ کا اور اٰخِرٌ کا (دوسری، پچھلی)

وَلَقَدۡ اَرَيۡنٰهُ - اور بلاشبہ یقیناً ہم نے دکھائیں اسے | اَرٰى يُرِىۡ ، اِرَآءَةٌ : دکھانا (IV)

اٰيٰتِنَا كُلَّهَا - اپنی سب نشانیاں

فَكَذَّبَ وَاَبٰى - پھر (بھی) اس نے جھٹلایا اور انکار کیا | اَبٰى يَاۡبٰى ، اِبَآءٌ : انکار کرنا

قَالَ اَجِئۡتَنَا لِتُخۡرِجَنَا - (اور) کہا کیا تو آیا ہے ہمارے پاس کہ تو نکال دے ہمیں | جَآءَ يَجِيۡٓءُ ، مَجِيۡٓءٌ : آنا

مِنۡ اَرۡضِنَا بِسِحۡرِكَ يٰمُوۡسٰى - ہماری زمین سے اپنے جادو کے ذریعے اے موسیٰ

مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿۵۹﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾

فَلَنَاْتِيَنَّكَ - تو ضرور بالضرور ہم لائیں گے تیرے پاس

لَ : لامِ تاکید

اَتٰی یَاْتِیْ ، اِتْیَانٌ : آنا (لانا اگر ب کے ساتھ ہو)

بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ - اِس جیسے جادو کو

مِثْل : مثال، جیسے

فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ - تو (طے) کردے ہمارے درمیان اور اپنے درمیان

جَعَلَ يَجْعَلُ ، جَعْلًا
بنانا، مقرر کرنا

مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ - ایک وعدے کا وقت (کہ) نہ خلاف کریں اس کے

مَوْعِدًا : ایک وعدے کا وقت

نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى - ہم اور نہ تم (اور اس کے لیے) ایک ہم درمیانی جگہ ہو

سُوًى : برابر

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ - کہا تمہارے وعدے کا وقت زینت (جشن) کا دن ہے

الزِّيْنَة : زینت، خوشی، رونق

وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى - اور یہ کہ اکھٹے کیے جائیں لوگ دن چڑھے

ضُحًى : چاشت کا وقت، دن چڑھے

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ - تو لوٹا فرعون

تَوَلّٰى يَتَوَلّٰى ، تَوَلِّيْ : لوٹ جانا، منہ پھیرنا (II)

فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى - پس اس نے جمع کیا اپنا مکروفریب (کا سامان) پھر وہ آگیا

كَيْد : تدبیر، مکروفریب

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿٥٥﴾ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿٥٦﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى
﴿٥٧﴾ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾
فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾

اِسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے، اِسی میں ہم تمہیں واپس لے جائیں گے اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے۔ ہم نے فرعون کو اپنی سب ہی نشانیاں دکھائیں مگر وہ جھٹلائے چلا گیا اور نہ مانا، کہنے لگا "اے موسیٰؑ، کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے ہم کو ہمارے ملک سے نکال باہر کرے؟ اچھا، ہم بھی تیرے مقابلے میں ویسا ہی جادو لاتے ہیں طے کر لے کب اور کہاں مقابلہ کرنا ہے نہ ہم اِس قرارداد سے پھریں گے نہ تو پھریو کھلے میدان میں سامنے آ جا۔ موسیٰؑ نے کہا "جشن کا دن طے ہوا، اور دن چڑھے لوگ جمع ہوں" فرعون نے پلٹ کر اپنے سارے ہتھکنڈے جمع کیے اور مقابلے میں آ گیا

From this very earth We created you and to the same earth We shall cause you to return, and from it We shall bring you forth to life again. Indeed We showed Pharaoh Our Signs, all of them, but he declared them to be false and rejected them. He said: "Have you come to us to drive us out of our land by your sorcery? We shall confront you with a sorcery like your own. So appoint a day when both of us might meet face to face in an open space; an appointment which neither we nor you shall fail to keep." Pharaoh went back and concerted all his stratagem and returned for the encounter.

وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۵۶﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾

فرعون کا تمرد

- انسان کی ہدایت کے لیے اس کے گردو پیش میں نشانیاں پھیلی ہوئی ہیں اور خود اس کا وجود سمجھنے کے لیے ایک بہت بڑی نشانی ہے لیکن فرعون اس قدر بگڑ چکا تھا کہ اس نے اللہ کی بڑی بڑی نشانیاں بھی دیکھیں یعنی موسیٰ علیہ السلام کے معجزات لیکن اس نے اس سب کو جھٹلایا اور رو گردانی کی
- ویسے تو ہر آدمی کے لیے اپنی نفسانی خواہشات کی گرفت سے نکلنا آسان نہیں۔ لیکن جس شخص نے زندگی میں اپنی خواہشات کو مقاصد میں تبدیل کر دیا ہو اور اس کی زندگی تمام تر ان سے عبارت ہو کے رہ گئی ہو۔ اس کے لیے یہ خواہشات ایسے پتھر بن جاتی ہیں جن کی وجہ سے وہ زندگی کے دریا میں کبھی تیرنے کے قابل نہیں ہوتا۔
- فرعون صرف ایک حکمران نہیں تھا، وہ مجسم طاغوت تھا، وہ حکومت کو اپنی ربوبیت کا ذریعہ بنائے بیٹھا تھا، ملک میں جا بجا اس کے مجسمے نصب تھے اور پوجے جاتے تھے ایسی صورت میں اس کے لیے موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کی دعوت کو قبول کرنا آسان نہ تھا۔ لیکن دوسری طرف اسے مشکل یہ تھی کہ اس کا مقابلہ ایسے دو افراد سے آپڑا تھا جو اللہ تعالیٰ کے رسول تھے۔ ان کے دلائل، ان کی شخصیتیں، ان کا بے عیب کردار، ان کی تبلیغ و دعوت کا موثر انداز اس کے لیے ایک مصیبت بن کے رہ گیا تھا۔ اس نے نہایت ہوشیاری کے ساتھ ان دونوں بزرگوں کو ناکام کرنے کے لیے ایک بہت خطرناک سیاسی تدبیر سوچی۔
- فرعون نے حضرت موسیٰ اور ہارونؑ پر نبوت کے بہانے سیاسی بغاوت کا الزام لگایا، اور کہا کہ وہ مصر سے ہمیں بے دخل کرنا چاہتے ہیں۔ اس یہ خوف بھی تھا کہ بنی اسرائیل کی بڑھتی ہوئی آبادی اس کی حکومت کے لیے خطرہ بن سکتی ہے اگر وہ متحد ہو گئے اور انہیں اچھی قیادت میسر آ گئی۔ اسی لیے اس نے ممکنہ طور پر قوم پرستی کا کارڈ کھیلا اور بتایا کہ یہ دونوں ہمیں اس ملک سے نکالنا چاہتے ہیں

فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى

فرعون کی چال

- موسیٰ علیہ السلام کی دعوت اور اُن کے معجزات کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے فرعون نے چال چلی کہ اس سب کو جادو قرار دیا، اور کہا کہ یہ جادو کے زور سے ہمارے ملک پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں، اور اعلان کیا کہ ہم موسیٰ کا مقابلہ اس سے بڑا جادو لا کر کریں گے
- ہمیشہ سرکش اور بے دین لیڈروں نے یہی سمجھا ہے کہ دعوت حق دینے والے دراصل ملک کے اندر اقتدار اعلیٰ کے طالب ہوتے ہیں۔ ان کی دعوت دراصل ایک پردہ ہے جس کے پیچھے وہ انقلابی کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کے لیے یہ تصور ہی محال ہوتا ہے کہ کوئی اپنے مالک اور خالق کی خوشنودی کے لیے اس کی سرزمین پر اس کی طرف دعوت اور اسی کے قانون کے نفاذ کے کوشاں ہیں
- فرعون نے اپنے درباریوں کے جذبات کو مشتعل کرنے کے بعد موسیٰ علیہ السلام کو مقابلہ کا چیلنج دینے میں پہل کی
- حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو چونکہ اللہ تعالیٰ پر بے پناہ یقین تھا اس لیے نہایت اعتماد سے فرمایا کہ مجھے تمہارا چیلنج منظور ہے
- فرعون نے موسیٰ کے ساتھ مقابلے کا وقت مقرر کر لیا۔ موسیٰ (علیہ السلام) کو کہا کہ تم جس وقت چاہو، مقابلہ کر لو، لیکن وقت مقررہ پر دونوں فریق حسب وعدہ ضرور آئیں گے اور چیلنج کو زوردار بنانے کے لیے اس نے یہ شرط لگائی کہ کوئی بھی وقت مقررہ سے پیچھے نہیں ہٹے گا اور مقابلہ بھی کھلے میدان میں عوام الناس کے سامنے ہونا چاہیے۔
- موسیٰ علیہ السلام نے ان کے سالانہ میلے کا دن اور دن چڑھے کا وقت منتخب کر لیا اس مقابلے کے لیے
- فرعون نے اپنے عمائدین و امراء کو دربار میں اکٹھا کیا اور آئندہ مقابلے کے لیے تمام ضروری امور پر مشاورت کی۔ ایک ایک پہلو پر غور کیا۔ شکست یا فتح کے نتائج پر گفتگو ہوئی اور ہر پہلو سے مکمل تیاری کے احکام صادر کر دیئے گئے مقابلے کے لیے

اضافی مواد

Reference Material

آیات ۴۱ - ۶۲

فرعون کا انکار اور اس کی چالیں

فرعون نے حضرت موسیٰ و ہارون (علیہما السلام) کی دعوتِ توحید کو سرے سے جھٹلا دیا۔ اس نے اپنے تکبر اور طغیان کی بنا پر اللہ کی ربوبیت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا، حالانکہ اسے موسیٰ (علیہ السلام) کے واضح معجزات دکھائے گئے۔ اس نے حق کو کچلنے کے لیے مکاری کی چالیں چلیں:

1. دعوت کو سیاسی بغاوت قرار دیا- الزام لگایا کہ موسیٰ و ہارون مصر پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور بنی اسرائیل کو بغاوت پر اکسا رہے ہیں۔
2. معجزات کو جادو سے تعبیر کیا- عصائے موسیٰ جیسی آسمانی نشانی کو "جادو" کہہ کر عوام کو گمراہ کیا اور جادوگروں کے ذریعے مقابلہ کرنے کا اعلان کیا۔
3. قوم پرستی کا کارڈ کھیلا- دعوت توحید کو قومی یکجہتی کے خلاف قرار دے کر عوام میں تعصب بھڑکایا اور آباواجداد کے مذہب کو چیلنج قرار دیا۔

موسیٰؑ کی حکیمانہ دعوت اور فرعون کی چالوں کا جواب

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے فرعون کے سامنے نرمی، حکمت اور دلائل کے ساتھ دعوت پیش کی:

1. نرم گفتار اور واضح دلائل- اللہ کے حکم کے مطابق فرعون کو نرمی سے سمجھایا کہ کائنات کا رب صرف اللہ ہے۔ ہر مخلوق کی تخلیق، ساخت اور فطری ہدایت اس کی ربوبیت کی زندہ نشانی ہے۔
2. فرعون کے مکّارانہ سوالات کا مدلل جواب- جب فرعون نے پچھلی گمراہ قوموں کا تمسخر اڑایا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب دیا: "ان کا علم اللہ کے پاس محفوظ ہے۔ وہ نہ بھولتا ہے نہ غلطی کرتا۔"
3. چیلنج کا بے خوف مقابلہ-فرعون نے جب جادوگروں سے مقابلہ کروایا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے اسے قبول کیا، کیونکہ انہیں اللہ کی معیت اور حمایت کا یقین تھا۔ ان کی ہر حکمت عملی کا مرکز اللہ کی نصرت پر اعتماد تھا۔

قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۝۵۰

○ **تخلیق اور ہدایت کا باہمی تعلق** - قرآنِ مجید کی آیتِ کریمہ، "قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى" (طٰہٰ: 50) اس حقیقت کو بیان کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق کو اس کی مناسب ساخت عطا کرنے کے بعد اسے اس کے مقصدِ وجود کے مطابق ہدایت بھی دی۔ یہ ہدایت مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتی ہے

تخلیق اور ہدایت کے بنیادی مراحل - اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کو چار مراحل میں وجود بخشا:

1. **خلق** - عدم سے وجود میں لانا، پھر اللہ نے ہر شے کو اس کے "مقصدِ وجود" کے مطابق بے مثال ساخت دی، آنکھ کو دیکھنے، کان کو سننے، پھول کو خوشبو پھیلانے کے لیے خاص شکل عطا کی۔ زمین و آسمان کی ہر چیز اپنی "مقررہ حیثیت" میں پیدا کی
2. **تسویہ (توازن و تناسب)** — ہر مخلوق کو اس کے ماحول سے مکمل ہم آہنگ بنایا گیا، مچھلی کو پانی کے لیے موزوں جسم، پرندے کو ہوا میں اڑنے کے لیے پر۔ نباتات، حیوانات اور جمادات میں حیرت انگیز تناسب۔
3. **تقدیر (مقرر کردہ دائرہ کار)** - اس کے افعال، حدود اور دائرہ کار کا تعین کرنا، ہر شے کی عمر، حدودِ عمل اور فرائض طے کیے گئے: سورج روشنی دینے، چاند رات کو منور کرنے، پانی پیاس بجھانے پر مامور "لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ" (سورہ یٰسین: ۴۰)
4. **ہدایت (رہنمائی)** - تخلیق کے بعد ہر شے کو اس کے "مقررہ کام" سکھائے گئے، پیدائشی الہام اور عملی صلاحیت کے ذریعے۔ کلی کو چٹکنے، بجلی کو چمکنے، آگ کو جلانے کی صلاحیت، پرندے کو اڑنے کی، درخت کو زمین جڑ پکڑنے کی اور حیوانات کو اپنی خوراک، رہائش اور دفاع کا طریقہ الہام کیا گیا۔

قَالَ رَبُّنَا الَّذِيٓ اَعۡطٰى كُلَّ شَيۡءٍ خَلۡقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾

ہدایت کی اقسام

1. **تکوینی ہدایت** (Innate Guidance)- وہ فطری اور جبلی رہنمائی جو اللہ تعالیٰ ہر مخلوق کو اس کی پیدائش کے وقت عطا کرتا ہے تاکہ وہ اپنے مقصدِ وجود کو پورا کرے۔

- ← یہ پیدائش کے ساتھ ہی موجود ہوتی ہے
- ← اس میں انسان، حیوان، نباتات حتیٰ کہ جمادات بھی شامل ہیں
- ← یہ ہدایت جبری ہے، اس سے انحراف ممکن نہیں۔

یہ ہدایت براہِ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے اور بغیر کسی استاد یا تعلیم کے کارفرما ہوتی ہے، مثلاً بکری کا گھاس کھانا اور شیر کا گوشت کھانا۔ نوزائیدہ بچے کا ماں کا دودھ تلاش کرنا۔ مکڑی کا جالا بنانا، شہد کی مکھی کا چھتہ تیار کرنا۔ سورج کا روشنی دینا، پانی کا بہنا۔

2. **تشریعی ہدایت** (Revealed Guidance)- وہ ہدایت جو اللہ تعالیٰ وحی اور انبیاء و رسل کے ذریعے عقل و شعور رکھنے والی مخلوق (انسان و جنات) کو دیتا ہے، تاکہ وہ ایمان، عبادت اور اخلاق کے صحیح راستے پر چلیں۔ یہ اختیاری ہدایت ہے، اسی لیے اس پر ثواب یا عذاب مرتب ہوتا ہے۔

قَالَ رَبُّنَا الَّذِیۡۤ اَعۡطٰی کُلَّ شَیۡءٍ خَلۡقَہٗ ثُمَّ ہَدٰی ﴿۵۰﴾

2. تشریعی ہدایت-

- یہ ہدایت صرف عقل واختیار رکھنے والوں کے لیے ہے
- یہ اختیاری ہے، مخلوق چاہے تو مانے اور چاہے تو انکار کرے
- اس پر عمل یا ترک پر آخرت میں جزا یا سزا ملتی ہے۔

تشریعی ہدایت کی مثالیں:

- قرآن مجید کی تعلیمات
- حضرت محمد ﷺ کا اسوۂ حسنہ۔
- شریعت کے احکام، حلال و حرام کی وضاحت۔

اس ہدایت کے ماخذ - وحی، نبوت، رسالت، آسمانی کتب، شریعت شامل ہیں

تکوینی ہدایت جبری اور غیر اختیاری ہے، ہر مخلوق پر نافذ ہے

تشریعی ہدایت اختیاری ہے اور صرف عقل وشعور رکھنے والوں کے لیے ہے، جس کا تعلق ایمان، عبادات اور اخلاق سے ہے۔

قَالَ رَبُّنَا الَّذِیۡۤ اَعۡطٰی کُلَّ شَیۡءٍ خَلۡقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ﴿۵۰﴾

ہدایت کے درجے

اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو ان کی ساخت، صلاحیت اور مقصد کے لحاظ سے الگ الگ سطح کی رہنمائی عطا فرمائی ہے۔ ابتدائی درجے میں فطری الہام اور حسی رہنمائی شامل ہے، پھر انسانی عقل کا استعمال آتا ہے، اور سب سے بلند تر درجے پر وحی اور انبیاء کی تعلیمات والی ہدایت ہوتی ہے۔ اس طرح ہدایت کے یہ درجات مخلوق کی ضرورت و مقام کے مطابق رہنمائی کی تکمیل کرتے ہیں

1. ہدایتِ الہام (Instinctive Guidance) : یہ ہدایت کا وہ درجہ ہے جو پیدائش سے قبل یا فوراً بعد ایک اندرونی الہام جو مخلوق کو بقا اور بقاء نسل کے لیے ضروری اعمال خود بخود کرنے پر آمادہ کرتا ہے

2. ہدایتِ حواس (Sensory Guidance) : دیکھنے، سننے، چکھنے، چھونے، سونگھنے کی قوتیں جو بقا میں مدد دیتی ہیں۔ ہر مخلوق کو اس کے حالات کے مطابق ان حواس میں مہارت دی گئی (چیل کی تیز نظر، چیونٹی کی قوتِ شامہ وغیرہ)۔

3. ہدایتِ عقل (Rational Guidance) : خاص طور پر انسان کو دی گئی تاکہ وہ محسوسات سے آگے بڑھ کر استنباط و استدلال کرے، کلیات بنائے، قوانین و احکام اخذ کرے اور بلند تر مقاصد طے کرے۔ یہ حواس کی محدودیت اور خطا کو درست کرتی ہے۔

4. ہدایتِ وحی (Revelatory Guidance): چونکہ عقل بھی محدود اور خطا سے محفوظ نہیں، اللہ نے انبیاء و رسل کے ذریعے وحی کی ہدایت دی، تاکہ مقصدِ تخلیق اور آخرت کی حقیقتیں واضح ہوں، یہ ہدایت فیصلہ کن اور کامل رہنما ہے

قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿٥٠﴾

ہدایت کے عملی طریقے

ہدایت کے عملی طریقوں سے مراد وہ مختلف ذرائع اور انداز ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات کو ان کے مقصدِ وجود کے مطابق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ رہنمائی بعض مخلوقات کے لیے غیر شعوری اور جبلی (پروگرامنگ کی) صورت میں ہے، کچھ کے لیے حسی اور فطری الہام کی شکل میں، جبکہ انسان کے لیے یہ ایک تدریجی اور ہمہ جہت نظام ہے جس میں عقل، حواس اور آخر کار وحی کے ذریعے مکمل تشریعی رہنمائی شامل ہے۔

- **بے شعور مخلوقات کے لیے: فطری پروگرامنگ**: (جیسے پہاڑ، سمندر، ستارے، عناصر) کے لیے ہدایت - یہ ہدایت ایک میکانیکی پروگرامنگ کی صورت میں ہے، جو ہر حال میں قوانینِ فطرت کی پیروی کرتی ہے، سوائے جب اللہ کا معجزاتی حکم آجائے۔
- **نباتات و حیوانات کے لیے: جبلّی ہدایت (فطری رجحان)**: یہ ہدایت جبلی رجحان، حسی ادراک اور غیبی الہام کی صورت میں ہے، جس سے وہ بغیر سیکھے اپنی غذا، بقا اور افزائش نسل کا طریقہ جان لیتے ہیں. جیسے بکری کو گھاس کھانے، شیر کو شکار کرنے کا داخلی شعور، پودوں کو جڑیں پھیلانے، اور پھل دینے کی خودکار صلاحیت
- **انسان کے لیے تدریجی ہدایت**: انسان کے لیے یہ ہدایت سب سے جامع اور تدریجی ہے، جو پیدائش کے فطری الہام سے شروع ہو کر حواس، عقل، اور پھر وحی تک پہنچتی ہے، تاکہ نہ صرف دنیاوی زندگی بلکہ اخلاقی و اخروی کامیابی بھی حاصل ہو۔

قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾

ہدایت کی حکمتیں اور نشانیاں - اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی جانے والی ہدایت کا نظام نہ صرف زندگی کے تسلسل کی ضمانت ہے بلکہ یہ خالق کی حکمت، قدرت اور ربوبیت کی واضح شہادت بھی فراہم کرتا ہے

1. کائناتی نظم (Cosmic Order)

← سیاروں اور کہکشاؤں کی گردش: زمین، چاند اور سورج اپنی مقررہ رفتار اور مدار میں چل رہے ہیں، جس کے نتیجے میں دن و رات کا نظام، سالانہ کیلنڈر، اور موسموں کی ترتیب قائم ہے۔ یہ سب تکوینی ہدایت کی پابندی کا نتیجہ ہے۔

← موسموں کی تبدیلی: گرمی، سردی، بہار اور خزاں کا مقررہ نظام نہ صرف ماحول کے توازن کو برقرار رکھتا ہے بلکہ زراعت، بارش اور انسانی معیشت پر بھی اثرانداز ہوتا ہے

← غذا کا قدرتی چکر: بارش زمین کو سیراب کرتی ہے، پودے اگتے ہیں، جانور ان سے غذا لیتے ہیں، اور یہ سب ایک متوازن ماحولیاتی نظام کا حصہ ہیں - یہ سب بغیر کسی انسانی کنٹرول کے ہو رہا ہے

2. انسانی جسم کا نظام (Human Physiological System)

← دل کا دھڑکنا: بغیر کسی شعوری کوشش کے دل مسلسل دھڑکتا ہے، خون پورے جسم میں پہنچاتا ہے، بقا کو یقینی بناتا ہے

← خون کی گردش: دل، رگیں اور خون کے خلیات ایک مربوط نظام کے تحت کام کرتے ہیں، پیدائش سے موت تک بغیر رکے

← زخموں کا بھرنا: جسم کا مدافعتی نظام خودکار طور پر چوٹ کا علاج شروع کرتا ہے، یہ سب ایک پوشیدہ تکوینی ہدایت کے تحت..

قَالَ رَبُّنَا الَّذِيٓ اَعۡطٰى كُلَّ شَيۡءٍ خَلۡقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾

... ہدایت کی حکمتیں اور نشانیاں

3. حیوانات کی مہارتیں (Animal Instinctive Abilities)

← مکھی کا شہد بنانا:: مکھی اپنے چھتے میں مخصوص زاویے کے چھتے بناتی ہے اور پھولوں سے رس اکٹھا کرکے شہد تیار کرتی ہے، حالانکہ اسے یہ کسی نے سکھایا نہیں۔

← مکڑی کا جالا بننا: مکڑی ایک خاص انداز اور ڈیزائن میں جالا بنتی ہے، جو شکار پھانسنے اور رہائش کے لیے بہترین ہوتا ہے، یہ بھی پیدائشی پروگرامنگ کا نتیجہ ہے

← پرندوں کا ہجرت کرنا: عض پرندے ہزاروں کلومیٹر کا سفر کرکے مخصوص مقامات پر پہنچتے ہیں اور پھر واپس آ جاتے ہیں، بغیر کسی جدید نقشے یا کمپاس کے - یہ فطری رہنمائی ہے

4. قرآنی شہادت (Qur'anic Evidence)

اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو قرآن میں یوں بیان فرمایا: رَبُّنَا الَّذِی أَعْطٰی كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ (سورة طٰہٰ: 50) ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی خاص ساخت عطا کی، پھر اسے اس کے مقصد کے مطابق رہنمائی دی۔

یہ آیت اس حقیقت کی جامع تشریح ہے کہ تخلیق اور ہدایت ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں: اللہ پہلے ہر مخلوق کو اس کی ضرورت کے مطابق ساخت اور صلاحیت دیتا ہے، پھر اسے وہ راستہ بھی دکھاتا ہے جس سے وہ اپنی بقا، نشوونما اور مقصدِ وجود کو پورا کرسکے۔

قَالَ رَبُّنَا الَّذِیۡۤ اَعۡطٰی کُلَّ شَیۡءٍ خَلۡقَہٗ ثُمَّ ہَدٰی ﴿۵۰﴾

متفرقات

- اللہ کی ہدایت صرف "کتابی تعلیم" نہیں، بلکہ کائنات کا بنیادی قانون ہے۔ ہدایت کا یہ نظام اللہ کی قدرت کاملہ، حکمت بالغہ اور رحمت شاملہ کا مظہر ہے۔ ہر ذرہ اپنی تخلیق کے ساتھ ہی اپنا 'ہدایت کا مشن' لے کر پیدا ہوتا ہے، اگر ہدایت نہ دی جاتی تو مخلوقات اپنی بقا برقرار نہ رکھ سکتیں۔
- **حیوانات** جبلّی یا تکوینی ہدایت کے پابند ہوتے ہیں اور اپنی فطری پروگرامنگ سے ہٹ کر عمل نہیں کر سکتے۔ یہ ان کے لیے اللہ کی مقرر کردہ غیر متبدل ہدایت ہے۔
- **انسان کی دوہری ہدایت** - انسان چونکہ عقل واختیار رکھتا ہے، اس لیے اس کی تکوینی ہدایت کے ساتھ تشریعی ہدایت بھی ضروری ہے، جو انبیاء کے ذریعے ملتی ہے

اگر انسان اپنی فطرتِ صحیحہ اور وحی کی رہنمائی پر چلے تو مقصدِ حیات پالیتا ہے، ورنہ گمراہ ہو جاتا ہے۔

- **ہدایت کی ہمہ گیریت**- کائنات کی کوئی مخلوق ایسی نہیں، جسے وجود بھی ملا ہو اور غایتِ وجود سے بے خبر چھوڑ دیا گیا ہو۔ کائنات کی ہر چیز اس وظیفہ وجود کی تکمیل کر رہی ہے جو اسے ودیعت کیا گیا ہے

انسان کو جسمانی، حسی، عقلی اور الہامی (وحی) - سب درجوں کی ہدایت دے کر "امانت" کا بوجھ اٹھانے کے لائق بنایا ہے۔